82627 ۔ نماز میں ایك ركن سے دوسرے ركن میں منتقل ہونے كی تكبیرات كب ہونگی ؟

سوال

جب امام نماز پڑھائے تو تكبیر كب كہے، مثلا كیا وہ ركوع كرنے سے قبل تكبیر كہے یا كہ دوران ركوع یا ركوع میں جانے كے بعد ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہر نمازی (چاہے وہ امام ہو یا مقتدی یا منفرد) كے لیے مشروع یہ ہے كہ ركوع كے لیے اس كی تكبیر حركت كے ساتھ ملی ہونی چاہیے، چنانچہ وہ جھكتے ہوئے تكبیر كہے، اور ركوع میں جانے سے قبل تكبیر ختم كر دے؛ تو اس طرح اس كی تكبیر دو ركنوں كے درمیان ہو گی، یعنی قیام اور ركوع كے مابین.

سنت اس پر دلالت كرتی ہے كہ ركوع اور سجدہ میں جانے، اور اس سے اٹھنے كے لیے كی جانے والی حركت كے ساتھ ركوع كی تكبیر ملی ہونی چاہیے جیسا كہ صحیح كی درج ذیل حدیث میں ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان كرتے ہیں كہ:

" رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز كے لیے كھڑے ہوتے تو تكبیر كہتے، پھر ركوع كرنے كے وقت تكبیر كہتے، پھر جب ركوع سے اپنی پیٹھ اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ كہتے، پھر كھڑے كھڑے یہ پڑھتے:

" رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ "

پھر جب جھكتے تو تكبیر كہتے، پھر جب سر اٹھاتے تو تكبیر كہتے پھر جب سجدہ كرتے تو تكبیر كہتے، اور جب اپنا سر اٹھاتے تو تكبیر كہتے، پھر ساری نماز میں اسی طرح كرتے حتی كہ نماز سے فارغ ہو جاتے، اور جب دو ركعتوں سے اٹھتے تو بیٹھنے كے بعد تكبیر كہتے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (789) صحیح مسلم حدیث نمبر (392).

اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے كہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم ركوع كے كے لیے تكبیر اس وقت كہتے جب ركوع میں جانے كے لیے جھكتے تھے، اور سجدہ كی تكبیر سجدہ میں جاتے ہوئے كہتے تھے، اور سجدہ سے اٹھنے كی

تکبیر سر اٹھاتے وقت کہتے تھے... .

امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے شرح مسلم میں ذکر کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ جمہور علماء کا مذہب یہی ہے.

اور کچھ فقھاء نے اس میں شدت کی ہے، ان کی رائے یہ ہے کہ: اگر نمازی جھکنے سے قبل کھڑے ہی تکبیر کہنی شروع کردے، یا پھر رکوع میں جانے کے بعد اسے مکمل کر لے تو یہ کافی نہ ہو گی، بلکہ اس نے تکبیر ترك کر دی؛ کیونکہ اس نے تکبیر اس کے مقام میں نہیں کہی.

اور تکبیر کے واجب ہونے کے قول کے مطابق اگر اس نے ایسا عمدا اور جان بوجھ کر کیا تو اس کی نماز باطل ہے، اور اگر وہ بھول کر کرے تو اس پر سجدہ سہو لازم آتا ہے.

لیکن صحیح یہ ہے کہ مشقت کو زائل کرنے کے لیے اسے معاف ہے.

مرداوی رحمہ اللہ " الانصاف" میں کہتے ہیں:

مجد وغیرہ کا کہنا ہے کہ: نیچے جانے اور اوپر اٹھنے اور جھکنے کی تکبیر کی ابتدا منتقل ہونے کی ابتدا اور تکبیر کی انتہاء منتقل ہونے کی انتہاء کے وقت ہونی چاہیے، اور اگر وہ اس کے کسی جزء میں اسے مکمل کر لے تو یہ کفائت کر جائیگی (یعنی جب وہ اسے بغیر لمبا یہ مختصر کیے دو رکنوں کے مابین کرے) کیونکہ بغیر نزاع وہ اپنی جگہ سے نہیں نکلی.

اور اگر اس نے اس سے قبل تکبیر شروع کردی یا پھر اس کے بعد مکمل کی اور تکبیر کا کچھ حصہ اس سے باہر ہوا تو یہ اسے ترك کرنے کی مانند ہے؛ کیونکہ اس نے تکبیر اس کی جگہ میں مکمل نہیں کی، تو یہ رکوع میں قرآت مکمل کرنے کے مشابہ ہوئی، یا پھر بیٹھنے سے قبل تشھد پڑھنے کے مشابہ ہوا.

اس میں معافی کا بھی احتمال ہے؛ کیونکہ اس سے بچنا محال اورمشکل ہے، اور اس میں اکثر سہو ہو جاتا ہے، چنانچہ اسے باطل قرار دینے، یا اس میں سجدہ سہو لازم کرنے میں مشقت ہے" انتہی مختصرا

دیکھیں: الانصاف (2 / 59).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

فقھاء رحمہم اللہ کہتے ہیں:

اگر وہ جھکنے سے قبل تکبیر شروع کردے، یا پھر اس نے رکوع میں جانے کے بعد تکبیر مکمل کی؛ تو یہ اسے کفائت

نہیں کرےگی، کیونکہ ان کا کہنا ہے:

یہ منتقل ہونے کی تکبیر کے مقام دو رکنوں کے درمیان ہے، چنانچہ اگر اس نے اسے پہلے رکن میں داخل کر دیا تو صحیح نہیں، اور اگر اسے دوسرے رکن میں داخل کرتا ہے تو بھی صحیح نہیں؛ کیونکہ یہ ایسی جگہ ہے جہاں یہ تکبیر شروع نہیں کی جاتی، چنانچہ قیام میں تکبیر شروع نہیں کی جائیگی، اور نہ ہی رکوع میں تکبیر شروع ہو گی، بلکہ قیام اور رکوع کے مابین تکبیر ہونی چاہیے.

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس قول کی کوئی وجہ ہے؛ کیونکہ تکبیر منتقل ہونے کی علامت ہے، اس لیے اسے انتقال کی حالت میں ہی ہونا چاہیے.

لیکن یہ کہنا کہ: اگر اس نے رکوع میں جانے کے بعد تکبیر مکمل کی، یا پھر اس نے جھکنے سے قبل تکبیر کہنی شروع کر دی تو اس کی نماز باطل ہے اس میں لوگوں کے لیے مشقت ہے، کیونکہ اگر آپ آج لوگوں کے حالات پر غور کریں تو اکثر لوگوں کو اس سے لا علم پائیں گے، ان میں سے کچھ لوگ تو جھکنے کے لیے حرکت کرنے سے قبل ہی تکبیر کہہ دیتے ہیں، اور کچھ ایسے بھی ہیں جو تکبیر مکمل کرنے سے قبل ہی رکوع میں چلے جاتے ہیں.

عجیب یہ ہے کہ بعض جاھل امام غلط قسم کا اجتھاد کرتے ہوئے کہتے ہیں: میں رکوع میں جانے سے پہلے تکبیر نہیں کہتا، اس کا کہنا ہے کہ: اگر میں نے رکوع میں جانے سے قبل تکبیر کہہ دی تو مقتدی مجھ سے سبقت لے جائیں گے، اورمیرے رکوع میں جانے سے قبل جھك جائیں گے، اور ہو سکتا ہے میرے رکوع میں جانے سے قبل ہی وہ رکوع میں چلے جائیں، جو کہ ایك عجیب و غریب اجتھاد میں سے ہے؛ بعض علماء کے مطابق آپ کسی دوسرے کی عبادت صحیح کرنے کے لیے اپنی عبادت باطل کر بیٹھیں؛ حالانکہ مقتدیوں کو یہ حکم ہے کہ وہ آپ سے سبقت نہ کریں، بلکہ آپ کی اقتدا اور متابعت کریں.

اس لیے ہم کہینگے: یہ اجتھاد اپنی جگہ میں نہیں، بلکہ ایسا اجتھاد کرنے والے مجتھد کو ہم جاہل جھل مرکب کا نام دینگے؛ اس لیے کہ یہ جہالت ہے، اور وہ اپنی جہالت سے بھی جاہل رہا ہے.

چنانچہ ہم کہتے ہیں: جھکنے کے وقت تکبیر کہو، اور رکوع میں جانے سے قبل تکبیر ختم کرنے کی حرص رکھو، لیکن اگر رکوع میں جانے سے قبل تکبیر مکمل نہ ہو سکے تو اس میں کوئی حرج نہیں.

صحیح یہ ہے کہ:

اگر رکوع میں جانے کے لیے جھکنے سے قبل تکبیر شروع کی اور اس کے بعد مکمل کی تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور اگر اس نے جھکنے کے وقت شروع کی اور رکوع میں جانے کے بعد مکمل کی تو بھی کوئی حرج نہیں، لیکن افضل اور بہتر یہ ہے کہ حسب الامکان دونوں رکنوں کے درمیان ہونی چاہیے.

اور سمع اللہ لمن حمدہ اور انتقال کی باقی تکبیروں میں بھی اسی طرح کہا جائیگا، لیکن اگر وہ بعد والے رکن میں پہنچ جانے کے بعد تکبیر شروع کرے تو اس کی یہ تکبیر معتبر نہیں ہو گی" انتہی

ماخوذ از : الشرح الممتع

واللہ اعلم .